بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۳۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم بدھ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۱ شعبان ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۰ ظہور ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ جو اطلاعات بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل کی جاتی ہیں:-

۹ اگست۔ آج شام ۷ بجے سے ۹ بجے تک دو ڈاکٹروں نے بیماری کی تفصیل حضور کی زبانی سُن کر حضور کا تفصیلی معائنہ کیا اور اس کے بعد آئندہ کے لئے مزید تحقیق اور مشورہ کی غرض سے ایک لائحہ عمل تجویز کیا۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

۱۰ اگست۔ حضور کی عام طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

۱۱ اگست۔ آج صبح ۱۰ بجے حضور دانتوں کے علاج کے سلسلہ میں ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کے کلینک تشریف لے گئے جہاں ایک گھنٹہ لگا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضور کے دانتوں کا معائنہ کیا۔

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو

خدا تعالیٰ کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں

"خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو کہا ہے کہ اے فاطمہؓ تو اس بات پر ناز نہ کر کہ تو پیغمبر زادی ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دنیا کا عرف اور انتظام ہیں خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی مدارجِ عالیہ کا باعث ہوتا ہے۔ اگر کوئی سید ہو اور وہ عیسائی ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بے حرمتی کرے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آلِ رسول ہونے کی وجہ سے نجات دے گا اور وہ بہشت میں داخل ہو جائے گا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے۔ اگر کوئی عیسائی ہو جاوے یا یہودی ہو یا آریہ ہو وہ خدا کے نزدیک عزت پانے کے لائق نہیں خدا تعالیٰ نے ذاتوں اور قوموں کو اڑا دیا ہے یہ دنیا کے انتظام اور عرف کے لئے قبائل ہیں مگر ہم نے خوب غور کر لیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں ان کا اصل باعث تقویٰ ہی ہے۔ جو متقی ہے وہ جنت میں جائے گا خدا تعالیٰ اس کے لئے فیصلہ کر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز متقی ہی ہے۔ پھر یہ جو فرمایا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ کہ اعمال اور دعائیں متقیوں کی قبول ہوتی ہیں یہ نہیں کہا کہ من السیدین۔ پھر متقی کے لئے تو فرمایا مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے اس کو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کہ یہ وعدہ سیدوں سے ہوا ہے یا متقیوں سے۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سفر کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے اور دائیں ٹانگ میں درد بھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی ڈاک کا ایڈریس یہ ہے:-

معرفت ڈاکٹر میرزا مبشر احمد صاحب
62 A.M.C کالونی سٹریٹ ۲ لاہور چھاؤنی

بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۷۵ء بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم سید مطلوب احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترمہ زاہدہ لون صاحبہ بنت مکرم محمد سعید لون صاحب آف یو۔کے سے پڑھا۔ سید مطلوب احمد شاہ صاحب محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور زاہدہ لون صاحبہ محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نواسی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے کامیاب اور مبارک ہو۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۳:-

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

احباب جماعت کے ساتھ اجتماعی اور انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ تبلیغ اسلام سے متعلق ہدایات

طبی مشورہ کے تحت بعض تفریحی مقامات کی سیر نیز مشن ہاؤس کے لان میں چہل قدمی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طبی معائنہ اور علاج نیز انگلستان کے احمدی احباب کے ساتھ ملاقات کے سلسلہ میں ۶ اگست ۱۹۷۵ء سے لندن میں قیام فرما ہیں۔ طبی معائنہ اور مشورہ کا سلسلہ جاری ہے اور ساتھ ہی ساتھ حضور ڈاک ملاحظہ فرمانے نیز دفتری اور جماعتی امور سے متعلق ضروری ہدایات دینے کے علاوہ مختلف مواقع پر احباب جماعت کے ساتھ اجتماعی اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ انہیں قیمتی ارشادات سے بھی نوازتے ہیں۔

اگرچہ حضور کی حالیہ علالت کے پیش نظر باقاعدہ مجلس عرفان کے انعقاد کا سلسلہ تو ابھی جاری نہیں ہو سکا ہے تاہم احباب معمولاً ہی بکثرت مشن ہاؤس آکر مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد فضل لندن میں ادا کرتے ہیں اور کافی دیر تک مشن ہاؤس میں موجود رہ کر اس امر کے منتظر رہتے ہیں کہ حضور باہر تشریف لائیں تو حضور کی زیارت سے مشرف ہونے اور اگر ممکن ہو سکے تو حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقع مل جائے۔

حضور ایدہ اللہ کی ۶ تا ۸ اگست کی دینی اور جماعتی مصروفیات کی مختصر رپورٹ قبل ازیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہے۔ ذیل میں ۹ تا ۱۱ اگست کی مصروفیات اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہیں۔

۹ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حضور ایدہ اللہ ۹ اگست کو صبح ساڑھے دس بجے کے قریب احمدیہ مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور مسلسل ایک بجے دوپہر تک دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ امام صاحب مسجد لندن دیگر مبلغین اسلام اور جماعت احمدیہ انگلستان کے بعض عہدیداران سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے انگلستان میں تبلیغ اسلام کے کام کو مؤثر طریق پر جاری رکھنے سے متعلق انہیں بعض قیمتی ہدایات اور ارشادات سے نوازا۔

اس ڈاکٹری مشورہ کے تحت کہ حضور لندن سے باہر کسی پُر فضاء مقام پر تشریف لے جا کر وہاں چہل قدمی فرمایا کریں حضور ساڑھے پانچ بجے امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق اور چند دوسرے احباب کے ہمراہ بذریعہ موٹر کار ہیمپٹن کورٹ پیلس کے باغ میں تشریف لے گئے۔ تین چار صدی پرانا یہ تاریخی محل لندن سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے گرد وسیع و عریض علاقہ میں بہت خوشنما باغ لگا ہوا ہے جو باغبانی اور چمن بندی کے بہت اونچے ذوق کا آئینہ دار ہے۔ اس میں سبز مخملی گھاس کے بڑے بڑے تختوں اور باریک بجری سے بنی ہوئی روشوں کے علاوہ انواع و اقسام کے خوش رنگ پھولوں کی خاص سلیقہ سے ترتیب دی ہوئی نہایت حسین کیاریاں دُور دُور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اسی طرح قسم ہا قسم کے گھنے سایہ دار درخت کہیں قطار اندر قطار لگائے گئے ہیں اور کہیں بظاہر بے ترتیب اُگے ہوئے درختوں اور جھاڑیوں میں بھی سلیقے اور قرینے نیز آرائش اور تزئین کے اچھوتے انداز پیدا کئے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس پُر فضاء باغ میں نصف گھنٹہ سے کچھ زیادہ وقت تک چہل قدمی فرمائی اور اس دوران میں مختلف قسم کے پھولوں اور درختوں کی نشاندہی فرما کر علم نباتات کے بعض محیر العقول پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ حضور کی یہ گفتگو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اشعار کی ایمان افروز شرح پر مشتمل تھی۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے ترے دیدار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

اس مختصر سیر کے بعد ۷ بجے شام حضور مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

حسب پروگرام اُس وقت دو نامور ماہر ڈاکٹر طبی معائنہ کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں سے تو ڈاکٹر منظور حسین صاحب ایم، آر، سی، پی سپیشلسٹ ہارلے سٹریٹ تھے اور دوسرے تھے جماعت احمدیہ لندن کے ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ایم آر سی پی۔ انہوں نے حضور کا قریباً دو گھنٹہ تک طبی معائنہ کیا۔ اس عرصہ میں انہوں نے خود حضور کی زبانی حالیہ علالت کی تفصیلی کیفیت سُنی اور بعد معائنہ مختلف ٹسٹ تجویز کئے۔ ان ٹسٹوں کے مکمل ہونے کے بعد حسب ضرورت علاج کا فیصلہ ہوگا۔

۱۰ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار

حسب معمول حضور ایدہ اللہ صبح ساڑھے دس بجے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور خاصی دیر وہاں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی نیز مشن کے کام میں آسانی اور سہولت پیدا کرنے کی غرض سے امام صاحب مسجد لندن اور دیگر مبلغین کو ضروری ہدایات دیں۔

شام کو چھ بجے حضور تفریح کی غرض سے بذریعہ موٹر کار Box Hill نامی پہاڑی دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ پہاڑی لندن سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس کا اکثر حصہ سرسبز و شاداب درختوں جھاڑیوں اور گھاس سے ڈھکا ہوا ہے۔ پہاڑی کی پُر فضا چوٹی تک جو میدان کی طرح ہموار ہے بل کھاتی ہوئی پختہ سڑک جاتی ہے۔ جس پر موٹریں بآسانی آجا سکتی ہیں۔ سڑک کے دونوں طرف پہاڑی ڈھلوانوں پر اونچے اونچے سرسبز و شاداب گھنے سایہ دار درخت اس کثرت سے لگے ہوئے ہیں اور دونوں اطراف کے درختوں کی شاخیں باہم اس طرح ملی ہوئی ہیں کہ پوری سڑک پر چھتری سی بنی ہوئی ہے حتیٰ کہ بعض جگہ تو آسمان کی جھلک بھی نظر نہیں آتی۔ پہاڑی کی ہموار چوٹی پر پہنچ کر حضور نے وہاں کچھ دیر چہل قدمی فرمائی۔ پہاڑی کی چوٹی سے دور دور تک پھیلے ہوئے بعض قصبات کی صاف ستھری بستیاں اور ان کے گرد کہیں اونچی نیچی کہیں ہموار اور کہیں ڈھلوان نما زمینوں پر حد نظر تک پھیلے ہوئے شاداب کھیت بہت بھلے معلوم دے رہے تھے اور ان کے پس منظر میں لندن کی عمارتوں کی دھندلی سی جھلک نے پورے منظر کو اور بھی حسین اور دلکش بنا دیا تھا۔ اس پر مزید یہ کہ کئی روز کی خاصی شدید گرمی کے بعد اُس روز مطلع ابر آلود ہونے اور دن کے وقت ہلکی ہلکی بارش ہونے کی وجہ سے موسم بہت خوشگوار تھا۔ اس مختصر سی سیر کا حضور کی طبیعت پر اچھا اثر ہوا اور حضور مغرب سے کافی پہلے لندن واپس تشریف لے آئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہاں آجکل ساڑھے آٹھ بجے سورج غروب ہوتا ہے اور پونے نو بجے مغرب کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ جب حضور واپس تشریف لائے تو جماعت احمدیہ لندن کے احباب حضور کی زیارت اور نماز مغرب کی ادائیگی کے سلسلہ میں خاصی تعداد میں مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع ہو چکے تھے۔ حضور نے واپس تشریف لا کر مغرب تک ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ چونکہ گھٹنوں کے اعصاب میں سختی تاحال پورے طور پر دُور نہیں ہوئی ہے اس لئے حضور نے نماز مغرب قیام گاہ میں ہی ادا کی۔ مسجد فضل لندن میں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق نے پڑھائی۔

۱۱ اگست ۱۹۷۵ء بروز پیر

حضور ایدہ اللہ صبح ساڑھے دس بجے کے قریب دانتوں کے علاج کے سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب ڈینٹل سرجن کے کلینک میں تشریف لے گئے اور وہاں سے پونے بارہ بجے دوپہر کے قریب واپس تشریف لائے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد حضور سوا ایک بجے تک مشن ہاؤس کے دفتر میں رہے اور بعض احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

آج حضور ڈاکٹری مشورہ کے باوجود باہر سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے۔ کیونکہ مسلسل دو روز تک باہر سیر کیلئے جانے کے نتیجہ میں احباب جماعت کے ساتھ اجتماعی ملاقات کی صورت پیدا نہیں ہو سکی تھی جس کا حضور کی طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ حضور احباب جماعت سے مل کر بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کا حضور کی طبیعت پر بہت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ حضور نے آج شام احباب جماعت کے ہمراہ مشن ہاؤس کے لان میں ہی چہل قدمی

(باقی ص...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کے جدید رجحانات

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس سی ربوہ

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۷ وفا ہش ۱۳۴۵ میں پڑھا گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے ظہور کی جو علامات بیان فرمائی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ یکسر الصلیب وہ صلیب کو توڑے گا۔ اس حدیث میں دو خبریں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ اس وقت صلیبی مذاہب یعنی عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ یہ غلبہ مسیح موعود کے ذریعہ نابود ہوگا۔

تاریخی اعتبار سے ہم دیکھتے ہیں کہ سترھویں صدی سے لے کر انیسویں صدی تک عیسائی اقوام کو بڑا عروج حاصل ہوا اور وہ من کل حدب ینسلون کے مطابق سمندروں پر چھا گئے اور پہاڑوں کو پھلانگتے ہوئے ساری دنیا پر چھا گئیں ان کی عسکری قوت کے بل بوتے پر عیسائی مذہب کو بھی فروغ ہوا اور اس کے مشن قریب قریب تمام ممالک میں قائم ہو گئے عیسائیت کی تبلیغ کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کے نتیجہ میں ہزارہا مسلمان بھی عیسائیت کی آغوش میں جانے لگے اس زمانہ میں کسی مسلمان عالم کو یہ جرأت نہ ہوتی تھی کہ عیسائی پادریوں کا مقابلہ کرے اور ان کے عقائد کا بطلان ثابت کرے۔ اس کے باعث عیسائی منادوں کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے تھے کہ وہ مکہ اور مدینہ پر صلیبی پرچم لہرانے کے خواب دیکھنے لگے تھے۔

یہ مصیبت کے وقت تھے جبکہ عیسائی فاتح اور خوشحال تھے اور مسلمان مایوسی کے گڑھے میں گرے جا رہے تھے وعدہ کے مطابق خدا کے پہلوان حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ظہور ہوا اور وہ وقت آ پہنچا جب اسلام کا دوبارہ زندہ ہونا مقدر تھا۔ حضور نے جب اسلام کی اس بے چارگی کو دیکھا تو باری تعالیٰ سے یوں مخاطب ہوئے۔

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتئ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

اللہ تعالیٰ نے حضور کی گریہ وزاری کو سنا اور اپنی پاک وحی کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کی خوشخبری دی چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔۔۔۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔۔۔۔۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو تسلیم کر لیتی تھیں۔"

(اشتہار ۱۷ جنوری ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تائید ایزدی سے مروجہ عیسائیت کے سراسر غلط اور بے بنیاد عقائد کے رد میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کا انبار لگا دیا کہ عیسائیوں کو دم مارنے کی جگہ نہ رہی۔ بائیبل، قرآن کریم اور تاریخی شواہد سے حضور نے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح محض ایک بشر رسول تھے اور وہ دوسرے انسانوں کی طرح اپنی طبعی زندگی گزار کر فوت ہو گئے۔ پھر حضور نے عیسائی علماء کو تحریری مقابلہ اور نشان نمائی میں مقابلہ کی بار بار دعوت دی لیکن انہیں مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی حضور نے جس شاندار رنگ میں اسلام کے حسن اور عیسائیت کے بودے پن کو ظاہر کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیت کا قصر متزلزل ہو گیا اور طلسم فرنگ دھواں بن کر اڑنے لگا عیسائی دنیا کے خیالات و افکار میں ایک انقلاب عظیم واقع ہو گیا۔ آئیے اب ہم دیکھیں کہ حضور کی تصنیفات اور علم کلام کے نتیجہ میں کیا کیا تغیرات اور رجحانات عیسائیت میں ظہور پذیر ہوئے

پہلا رجحان

مروجہ عقائد سے بیزاری

مروجہ عیسائیت جن بنیادوں پر قائم ہے جب ان کا غلط اور بے بنیاد ہونا کتب مقدسہ اور تاریخی شواہد سے نیز عقلی طور پر واضح ہو گیا تو لازماً اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ عیسائیت سے متنفر ہونے لگے اور اس سے بیزاری کا برملا اظہار کرنے لگے عیسائیوں میں سے صاحب فہم افراد نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور ایسی اٹھائی کہ دنیائے عیسائیت میں ایک زلزلہ برپا ہو گیا۔

کلیسائے انگلستان کے ایک نامی گرامی پادری ڈاکٹر جان رابنسن نے جو وولوچ کے بشپ بھی تھے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے Honest to God یعنی خدا کے متعلق دیانتدارانہ بات یہ کتاب ۱۷ مارچ ۱۹۶۳ء کو شائع ہوئی۔ پادری ہونے کے باوجود اس کتاب میں انہوں نے لکھا کہ الوہیت مسیح صلیبی موت اور کفارہ وغیرہ ایسے عقائد ہیں جو آجکل کے سائنسی دور میں قابل قبول نہیں۔ مروجہ عیسائیت کی بنیاد بعض مخصوص مذہبی اصطلاحات پر ہے جو خدا تعالیٰ سے متعلق جسمانی وجود کے تصورات اور ناقابل فہم تصور پر مبنی ہیں اور اب سے دو ہزار سال قبل کے غیر سائنسی دور میں وضع کی گئی تھیں جب کہ انسان دور طفولیت سے گذر رہا تھا۔ اس دور میں جب کہ عقل انسانی بلوغ کو پہنچ گئی ہے کوئی معقول انسان ان بعید از قیاس تصورات کو قبول نہیں کر سکتا اسی وجہ سے عیسائیت بکھر کر بے اثر ہو کر رہ گئی ہے اور لوگ اس سے دن بدن بیزار ہوتے جاتے ہیں۔ جب تک ہم ان مضحکہ خیز تصورات کو خیر باد نہ کہیں گے۔ عیسائیت کے معدوم ہو جانے کا خطرہ رہے گا۔"

رابنسن نے کتاب کی اشاعت کے ساتھ ہی اس کا خلاصہ ایک مضمون کی شکل میں انگلستان کے مشہور اخبار آبزرور میں شائع کرا دیا۔ عنوان تھا Our image of God must go یعنی خدا کے متعلق ہمیں اپنا تصور بدلنا ہوگا۔ اس مضمون کے شائع ہوتے ہی ملک میں تہلکہ مچ گیا۔ دو ماہ میں اس کتاب کے چار ایڈیشن شائع ہوئے پھر [illegible] توقع یہ تھا کہ عیسائی عوام و خواص اس بغاوت کے خلاف شدید رد عمل ظاہر کریں گے اور بہت لے دے ہو گی۔ لیکن ہوا یہ کہ ہر طرف سے اتحاد و ہمدردی کی آوازیں آنے لگیں۔ پادریوں کی مجلس اعلیٰ کے ایک رکن کینن ڈی آر بلفورڈ نے جو ماسٹر آف دی ٹمپل کے عہدہ پر فائز تھے کہا:

"ڈاکٹر رابنسن نے برسر عام وہ بات کہنے کی جرأت کی ہے جس کے متعلق سالہا سال سے بہت سے پادری اور دوسرے مذہبی لوگ آپس میں کانا پھوسی کرتے تھے۔ ہمیں ان کی جرأت اور دیانت کی داد دینی چاہیئے۔"

یہ تو برطانیہ کا حال ہے جو اس زمانہ میں عیسائیت کا سب سے بڑا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ اب امریکہ کی طرف آئیے ۱۹۶۶ء میں امریکہ کے ایک نامی گرامی پادری جیمز البرٹ پائیک نے جو کیلیفورنیا کے ایپسکوپل بشپ تھے مروجہ عقائد کو بدعت قرار دیتے ہوئے کہا کہ

"موجودہ عیسائیت ایک ایسے جہاز کی طرح ہے جس پر حد سے زیادہ سامان لدا ہوا ہو اور وہ اس کے بوجھ سے ڈوبنے کے قریب ہو۔ جس طرح جہاز کو بچانے کے لئے غیر ضروری سامان کو سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح موجودہ عیسائیت میں تثلیث، الوہیت مسیح، پیدائشی گناہ اور کفارہ وغیرہ ایسے پیچیدہ اور بعید از قیاس عقائد ہیں جنہیں عقل سلیم رد کرتی ہے انہیں از خود دریا برد کر دینا چاہیئے ورنہ یہ عیسائیت کو لے ڈوبیں گے۔ آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کو اپنی بقا کے لئے
جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے
"کم سے کم عقائد اور زیادہ
سے زیادہ ایمان"

بشپ پائک کے اس بیان نے مغربی دنیا کے اس حصہ میں ہلچل مچادی اور ایک طوفان کھڑا کر دیا۔

غرض خود کلیسیا کے نامی گرامی پادریوں اور بشپوں کی ایسی برملا تنقیدوں نے مروجہ عیسائیت کے قصر پر پے در پے ضربیں لگائی ہیں کہ اس کا موجودہ شکل میں زیادہ دیر تک قائم رہنا امر محال ہو گیا ہے۔ یہ صورت حال بتلا رہی ہے کہ صلیب ٹوٹ چکی ہے اور یکسر الصلیب کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحیح فرمایا تھا کہ

"اب عیسویت سے دستبرداری
دنیا میں شروع ہو گئی اور اس
مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک
رہی ہے آگ کا دستور ہے
کہ وہ اول دھیمی شروع ہو کر
پھر آہستہ آہستہ بڑھتی
جاتی ہے۔ یہی حال اب عیسائیت
کا ہو گا"
(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۲۹۵)

پھر مغرب میں پیدا ہونے والے انقلاب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا۔ ۔

آ رہا ہے اسطرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عز و وقار

دوسرا رجحان۔ مسیح کی حقیقی تعلیم کی تلاش اور توحید کی طرف میلان

عیسائی دنیا ایک لمبے عرصہ تک ناقابل فہم عقائد کے گورکھ دھندے میں پھنسے رہنے کے بعد جب بیدار ہوئی اور اس نے مروجہ عیسائیت کا سائنسی علوم اور تحقیقات جدیدہ کی روشنی میں جائزہ لیا تو اسے معلوم ہوا کہ مذہب کے مقدس نام پر جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے وہ سراسر خلاف عقل ہے اور اس میں بہت کچھ الحاق ہو چکا ہے اس لئے قدرتاً دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ اصل تعلیم کا کھوج لگایا جائے۔ اس تحریک کو Back to Jesus کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں غالباً سب سے پہلے البرٹ شوائٹزر نے جنہیں عیسائی دنیا میں بڑی عزت کا مقام حاصل رہا ہے قلم اٹھایا اور ۱۹۰۵ء میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے The Quest of Historical Jesus یعنی تاریخی یسوع کی تلاش۔ اس کتاب میں انہوں نے تثلیث کے عقیدہ کو رد کر کے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تحقیق و تفتیش کے ذریعہ اصل حقیقت تک پہنچنا چاہیئے۔

امریکہ کے مشہور رسالہ نیوز ویک نے ۱۱ر اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں ایک مقالہ شائع کیا جس کا عنوان تھا A Quest for the True Jesus یعنی اصل مسیح کی تلاش۔ اس مقالہ میں الوہیت مسیح کے متعلق چرچ کا عقیدہ بیان کرنے کے بعد لکھا کہ موجودہ سائنسی دور میں انسان اس روایتی عقیدہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ مسیح بیک وقت مکمل انسان بھی تھا اور مکمل خدا بھی۔ یہ عقیدہ بہت بعد کی پیداوار ہے۔ پہلی صدی عیسوی کے مسیحی اس عقیدہ سے بالکل نا آشنا تھے اب لوگوں میں یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ روایتی عقیدہ کی بندشوں سے آزاد ہو کر تاریخ کے اوراق میں سے اصل مسیح کو تلاش کیا جائے۔

دنیا کو جن تاریخی اوراق کی ضرورت تھی ان میں سے کچھ عین وقت پر وادیٔ قمران میں دریافت ہوئے کچھ مصر کے آثار قدیمہ میں سے دستیاب ہوئے جن میں حضرت مسیح کے اپنے اقوال بھی ہیں۔ ان دونوں ذرائع سے استفادہ کرنے کے بعد امریکہ کے ایک فاضل ڈاکٹر چارلس فرانسس پوٹر نے اپنی کتاب The Lost Years of Jesus Christ میں ثابت کیا کہ حضرت مسیح کی حیثیت ایک بشر رسول سے ہرگز زیادہ نہ تھی الوہیت مسیح کے عقیدہ سے آپ کی تعلیم کا کوئی تعلق نہ تھا اور تثلیث کے نام تک سے آپ ناآشنا تھے

غرض عیسائیت کے مشرکانہ عقائد مٹ رہے ہیں اور توحید خالص کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا سچا ثابت ہو رہا ہے کہ

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ وقت قریب ہے کہ خدا
کی سچی توحید جس کو بیابانوں
کے رہنے والے اور تمام
تعلیموں سے غافل بھی اپنے
اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں
میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی
مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔
اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور
خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی
سب تدبیروں کو باطل
کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار
سے اور نہ بندوق سے بلکہ
مستعد روحوں کو روشنی
عطا کرنے سے اور پاک دلوں
پر ایک نور اتارنے سے تب
یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ
میں آئیں گی"
(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

تیسرا رجحان
مسیحی دہریت کا ظہور

جہاں مروجہ عیسائی عقائد نے عیسائی دنیا میں اپنے مذہب سے بیزاری اور بغاوت کا جذبہ پیدا کیا ہے وہاں ایک نئی قسم کی دہریت کو بھی جنم دیا ہے جسے مسیحی دہریت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اب عیسائیوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو اپنے آپ کو اصل عیسائی کہتا ہے لیکن وہ خدا کے وجود کا سرے سے قائل ہی نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسیح کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو خدا کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا اور پھر خود صلیب پر جان دے کر دنیا کو یہ باور کرا دیا کہ خدا مر گیا۔ ان لوگوں کا استدلال یہ ہے کہ وہ ماوراء خدا نے جو تمام مخلوقات سے بالا ہے جب مسیح ہو جو ایک انسان تھا حلول کیا اور پورا کا پورا اسکے گوشت پوست کا جزو بن گیا تو گویا وہ اپنی ماورائیت سے دستبردار ہو گیا۔ اس ماورائیت نے جب اس نے تنزل کر کے میں تجسم اختیار کیا تو اس نے مسیح کے روپ میں اپنے آپ کو ایک انسان بنا لیا۔ ایک کمزور مجبور اور معذور انسان کا روپ دھارنے سے وہ قادر مطلق نہ رہا۔ جب مسیح نے موت کو قبول کر لیا تو اس کے مرنے سے کوئی اور تاریخی واقعہ کی رو سے خدا کی الوہیت پر موت وارد ہو گئی۔ اور جب وہ انسان بن کر قادر مطلق نہ رہا تو پھر اس کے لئے کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ مر کر دوبارہ اٹھے۔

ان مسیحی دہریوں کا خیال ہے کہ نعوذ باللہ مسیح خود دہریئے تھے انہوں نے دہریت کو فروغ دینے کے لئے ایک منصوبہ بنایا جس کے تحت سب سے پہلے اپنے آپ کو خدا کی حیثیت میں پیش کیا۔ پھر ایسا طرز عمل اختیار کیا کہ لوگ انہیں صلیب پر لٹکا کر مار دیں۔ لیکن انہوں نے پہلے سے اس بات کا انتظام کر رکھا تھا کہ صلیب پر ان کی جان نہ نکلے مگر معلوم یہی ہو کہ وہ مر گئے چنانچہ معرکہ صلیب کے دوران انہیں بیہوش کرنے والی دوا سونگھائی گئی تھی جس سے ان پر غشی طاری ہو گئی اور لوگوں نے انہیں مردہ سمجھ کر صلیب سے اتار لیا۔ اس طرح جان بھی بچ گئی اور لوگوں پر یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ گویا خدا مر گیا اس ذریعہ کا مقصد یہ تھا کہ جب لوگ دیکھیں گے کہ خدا مر گیا ہے تو لازماً وہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ درحقیقت خدا کا کوئی وجود نہیں۔ اگر بفرض محال وہ تھا بھی تو اب موت وارد ہونے سے وہ کالعدم ہو گیا ہے۔

برطانیہ کے فاضل اناجیل ڈاکٹر ہوفن فیلڈ نے اپنی کتاب The Passover Plot میں جو ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے

امریکہ کا رسالہ نیوز ویک ۱۱ر اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔

"امریکہ کے بہت سے اساتذہ دینیات کے ذہن عصر حاضر کے انسان کے مابعدالطبیعات پر عدم یقین سے اور اس عدم یقین کو دور کرنے میں چرچ کی نااہلی سے بہت متاثر ہیں۔ انہوں نے خدا کی ہستی کو ثابت کرنے کی بجائے خود اس امر کی تائید کرنی شروع کر دی ہے کہ خدا مر گیا ان کا کہنا ہے کہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ انسانی زندگی میں خدا کا وجود بالکل ناپید ہو چکا ہے۔ یہ کو وہ مسیحی دہریت کہتے ہیں کیونکہ اس دہریت کی بنیاد خود مسیح کا وجود ہے جس نے خدا ہونے کے باوجود مر کر دکھا دیا"

دہریت کی طرف یہ رجحان نتیجہ ہے اس امر کا کہ خدا کے ایک برگزیدہ کو خدائی کا درجہ دے دیا گیا۔ چرچ نے تو تثلیث اور کفارہ کا مسئلہ اس لئے ایجاد کیا تھا کہ مسیح کی الوہیت اور فوقیت کا سکہ دلوں پر جمایا جائے۔ سیاسی عروج کے زمانہ میں ایک حد تک اسے اس میں کامیابی بھی ہوتی تھی لیکن بالآخر انجام یہ ہوا کہ ان عقائد کے باعث عیسائیوں کا ایک حصہ دہریت کی طرف جا رہا ہے یا جا چکا ہے۔ (باقی)

درخواست دعا: میری اہلیہ صاحبہ کو معدہ میں تکلیف ہے۔ جب دورہ پڑتا ہے تو بہت تکلیف اور بیہوشی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں
(ماسٹر مولا داد دارالیمن شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۲۱۷۴

میں عبدالرشید منگلا ولد راجہ اللہ بخش اول منگلا صاحب قوم منگلا پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن رحمان پورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالرشید منگلا۔ ابراہیم سٹریٹ ۲۰ رحمان پورہ۔ اچھرہ لاہور۔
گواہ شد۔ محمد اکرام صدر حلقہ رحمان پورہ لاہور۔
گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ ملک سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۱۷۵

میں محمد زبیر منگلا ولد راجہ اللہ بخش اول منگلا صاحب قوم منگلا پیشہ طالب علم۔ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن رحمان پورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد زبیر منگلا۔ ۲۰۔ ابراہیم سٹریٹ رحمان پورہ۔ اچھرہ۔ لاہور۔
گواہ شد۔ محمد اکرام صدر حلقہ رحمان پورہ۔ لاہور۔
گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ ملک سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۱۷۶

میں خورشید بیگم زوجہ غلام رسول صاحب قوم سندھو۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ غلام رسول (خاوند موصیہ) دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ بشیر احمد ولد نواب دین صاحب دارالعلوم ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۱۷۷

میں رسول بی بی بیوہ حسن دین صاحب قوم چوہان۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۰۰ روپے
۲۔ نقد مبلغ -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رسول بی بی بیوہ حسن دین صاحب تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ نذیر احمد اختر (پسر موصیہ) تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ۔
(باقی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۷۵ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ٹھیکیدار محلہ دارالیمن ربوہ کا پوتا اور مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب آف گٹ مومن کا نواسہ ہے۔ بچہ کا نام شمس الدین طاہر تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچے کے خادم دین اور با اقبال ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (امین الدین طاہر کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

(۱) پاک سوس ٹریننگ سنٹر 5FF یونیورسٹی روڈ کراچی ۳۹۔ پرنسپل سے ۲۵ اگست ۷۵ء تک مجوزہ فارم قیمتاً منگا کر درخواستیں ۸ ستمبر ۷۵ء تک بھجوا دیں۔ سہ سالہ ڈپلومہ کورس برائے Optical Technology - Industrial Electronics Precision Mechanics وغیرہ اور Post Diploma کورس Advance Electronic Technology اور Advance Optical Technology کے لئے مزید ایک سال۔ کم از کم قابلیت میٹرک۔ مزید تفصیلات و شرائط کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۱۰ اگست ۷۵ء صفحہ ۶۔

(۲) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ملتان میں سہ سالہ ڈپلومہ کورسز کے لئے داخلہ کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۵ء ہے۔ مجوزہ فارم وغیرہ پرنسپل سے قیمتاً منگوائیں تفصیلات کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۱۰ اگست ۷۵ء صفحہ ۴ کالم ۱، ۲۔ میٹرک پاس (سائنس) درخواست دے سکتے ہیں۔ (ناظر تعلیم)

درخواست دعا

میرے عزیز بھائی محمد اکرم خان اور میری عزیز ہمشیرہ فہمیدہ سخت بیمار ہیں جن کی وجہ سے سب افراد خاندان پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے خاص فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (ملک محمد اسلم خان لاہور چھاؤنی)

المناک وفات

مورخہ ۷ اگست ۷۵ء بروز جمعرات بوقت ½ ۱۲ بجے دوپہر مکرم سید عبدالحمید شاہ صاحب (چونگی نمبر ۸) محلہ دارالنصر شرقی کا چھوٹا لڑکا بشارت احمد عمر ½ ۱۱ سال دریائے چناب میں ڈوب کر وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا تھا اور اب ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔ بہت ہونہار اور نیک لڑکا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو اس المناک حادثہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناصر احمد خالد محلہ دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے نیز اپنا مکمل پتہ صاف اور خوشخط تحریر کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

خدام الاحمدیہ کا بتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دین کو دُنیا پر مقدّم رکھنے کے عہد کو ہمیشہ مدِّنظر رکھو

اور

اپنی آخرت کے واسطے زادِ راہ تیار کرنے میں سرتوڑ کوششیں کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے احبابِ جماعت کو "دین کو دنیا پر مقدم رکھنے" کے عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ر مارچ ۱۹۰۸ء میں فرمایا:-

"دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک اصل ہے جو حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام نے ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔ کام میں کاج میں سونے میں جاگنے میں۔ کھانے میں پینے میں۔ لباس میں پوشاک میں۔ گھر میں باہر میں۔ عبادات میں رسم و رواج میں۔ شغل میں اور بیکاری میں۔ شادی میں غم میں۔ لین دین میں۔ غرض اپنے کاروبار میں اس اصل کو نصب العین رکھو اور جانتے رہو کہ دنیا مقدم ہے یا کہ دین۔ پھر ولایت کا کونسا درجہ ہے جس کو تم حاصل نہیں کر سکتے۔

حضرت امام علیہ السلام نے یہ مختصر سا فقرہ تمہارے سامنے رکھا ہے۔ اگر اصل قوی ہاتھ میں آجاوے تو فروعات خود سنور جاتے ہیں اور انسان ہر قسم کی نادانی، جہالت، گناہ اور بدکاری سے مضائقہ کرنے لگ جاتا ہے۔ ہر کام ہی سوچے گا کہ آیا میں دین کو مقدم کر رہا ہوں یا دنیا کو۔ حکام کے سامنے، مقدمات میں بڑے بڑے گھبرا دینے والے مصائب میں شادی میں، غم میں، رواج میں، خویش و اقارب میں، دوستی میں، دشمنی میں، لین دین میں۔ غرض اپنے کُل کاموں میں دیکھنا پڑے گا کہ آیا میں دنیا کو دین پر تو مقدم نہیں کر رہا۔ تو اس طرح سے ہر بدی دُور ہو جاوے گی اور دین مقدم ہو جاوے گا جو سراسر رُشد اور سرتاپا نور ہے۔

دیکھو تم جو اسوقت اس جگہ موجود ہو عمروں میں مختلف ہو۔ بلحاظ قوم کے آپس میں بڑے بڑے اختلاف ہیں۔ رسوم و رواج، عادات، تعلیم و تربیت، خیالات، امنگیں بالکل مختلف ہیں۔ عزت اور مرتبوں کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ پھر باوجود ان اختلافات کے گرمی ہے اور پھر قحط کی مصیبت ہے۔ ان سب مشکلات کے ہوتے ہوئے پھر ایک بِگل بجنے سے تم کیسے یکدم جمع ہو گئے ہو، ذرا اس میں غور تو کرو۔ اسی طرح سے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کے واسطے بھی اسی طرح یکجا کوشش کرو۔ دعا کرو کہ باوجود ہر قسم کے اختلاف کے وحدت کی رُوح پھونکی جاوے اور بغض، کینے، عداوتیں سب دُور ہو کر باہمی محبت اور ملاپ پیدا ہو جاوے۔ تکلیف میں صبر اور استقلال نصیب ہو جاوے۔ سوء ظنی آپس میں اور خدا کی ذات پر دُور ہو جاوے۔ مصالحت اور شدائد میں خدا کے ساتھ صلح ہو جاوے غرض دعاؤں سے کام لو اور وحدت مانگو تا وحدت کے فیوض سے بھی مستفید ہو سکو۔

وَاذْکُرُوْا اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ دیکھو قادیان کی زبان، یہاں کا لباس، یہاں کا کوئی منظر یا کوئی فضا، اس نواح کے لوگوں کے اخلاق و عادات، یا رسم و رواج کچھ بھی ایسا دلچسپ ہے جس سے لوگ اس طرح اس کے گرویدہ ہو کر اور دُور سے اس طرح سمٹ آتے جیسے پروانے شمع پر؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں... اس وادیٔ غیر ذی زرع میں زبان کا کمال تو تھا مگر یہاں تو وہ بھی نہیں۔ وہاں جتھا تھا جو ایک خوبی ہے، یہاں یہ بھی تو نہیں۔ صرف ایک آواز ہے جو خدا کے ایک برگزیدہ انسان نے خدا سے نصرت اور تائید کے الہام پا کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی دلکش، دلآویز اور سریلی راگنی گائی اور تم نے اس کوشش کو قبول کیا۔ پس اسی طرح اپنی آخرت کے واسطے بھی زادِ راہ تیار کرنے میں سرتوڑ کوششیں کرو۔ اور اس کے واسطے دعاؤں ہاں دردمندانہ دعاؤں سے سامان مہیا ہوں گے اور توفیق عطا کی جاوے گی۔"

(الحکم (قادیان) جلد ۱۲ ۲۲ مورخہ ۲۶ر مارچ ۱۹۰۸ء)

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

پہل قدمی سے فارغ ہونے کے بعد آج نو بجے شام حضور نماز مغرب ادا کرنے کی غرض سے مسجد فضل میں تشریف لائے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں گھٹنوں کے اعصاب میں سختی کی تکلیف ہنوز پورے طور پر رفع نہ ہونے کی وجہ سے حضور نے خود کرسی پر بیٹھ کر نمازیں ادا کیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور مسجد کے سامنے خاصی دیر تک مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب اور مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب سے طبی امور بالخصوص بعض ادویہ کے خواص کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے دیگر حاضر احباب کو بھی اس موقع پر حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ بعد ازاں حضور اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ فرماتے ہیں اور ان کے لئے مسلسل دعاؤں میں مصروف ہیں۔ احبابِ جماعت بھی حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی، صحت و سلامتی اور کامیاب و کامران بخیر و عافیت مراجعت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ اور احبابِ جماعت کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے آمین۔

کا فیصلہ فرمایا۔ اس فیصلہ کے بموجب حضور شام ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک احبابِ جماعت کے ہمراہ مشن ہاؤس کے لان میں چہل قدمی فرماتے رہے۔ آج چہل قدمی میں بیس پچیس احباب کے علاوہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا جو اپنے طور پر ۶ر اگست سے لندن آئے ہوئے ہیں حسب معمول مشن ہاؤس کے احاطہ میں آج کی چہل قدمی میں بھی حاضر تھے۔ اس چہل قدمی کے دوران حضور احباب کو مخاطب کر کے ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ بعض احباب نے اس موقع پر اپنے بچوں کو بھی حضور کی خدمت میں پیش کیا حضور نے کمال محبت و شفقت کے ساتھ بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا پیار کے مخصوص انداز میں ان سے کچھ باتیں کیں اور انہیں دعائیں دیں۔

اعلان گمشدگی

ایک بچہ کامران نوید احمد ولد رفیق احمد بٹ خداداد سٹریٹ شالامار ٹاؤن باغبانپورہ لاہور بعمر ۱۲ سال مورخہ ۲۰ سے گھر سے غائب ہے جن صاحب کو ملے وہ مذکورہ بالا ایڈریس پر یا نظارت امور عامہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں بچے کا حلیہ درج ذیل ہے:-

رنگ گندمی۔ قد تقریباً چار فٹ قمیص بسکٹی۔ پاجامہ دھاریدار اور ربڑ کی کالی چپل پہنے ہوئے ہے۔ ساتویں کا طالب علم ہے۔

خریدارانِ الفرقان کیلئے

اطلاع

ماہِ اگست کا ماہنامہ الفرقان بعض موانع کی وجہ سے مورخہ ۲۵ر اگست کو پوسٹ کیا جائے گا۔ جملہ خریدار احباب مطلع رہیں۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

اُردو میں اچھی گفتگو کر سکتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۳۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون ۵۳۸